سرورِ عالم کا اصلی کارنامہ

دنیا جانتی ہے کہ نبی عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے اُس برگزیدہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو قدیم ترین زمانہ سے نوعِ انسانی کو خدا پرستی اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دینے کے لئے اٹھتا رہا ہے۔ ایک خدا کی بندگی اور پاکیزہ اخلاقی زندگی کا درس جو ہمیشہ سے دنیا کے پیغمبر، رشی اور مُنی دیتے رہے ہیں وہی آنحضرت نے بھی دیا ہے۔ انہوں نے کسی نئے خدا کا تصور پیش نہیں کیا ہے اور نہ کسی نرالے اخلاق ہی کا سبق دیا ہے جو اُن سے پہلے کے رہبرانِ انسانیت کی تعلیم سے مختلف ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ اُن کا وہ اصلی کارنامہ کیا ہے جس کی بنا پر ہم انہیں تاریخ انسانی کا سب سے بڑا آدمی قرار دیتے ہیں؟

اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ بیشک آنحضرت سے پہلے انسان خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت سے آشنا تھا، مگر اس بات سے پوری طرح واقف نہ تھا کہ اس فلسفیانہ حقیقت کا انسانی اخلاقیات سے کیا تعلق ہے۔ بلاشبہ انسان کو اخلاق کے عمدہ اصولوں سے آگاہی حاصل تھی، مگر اسے واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ زندگی کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں میں ان اخلاقی اصولوں کی عملی ترجمانی کس طرح ہونی چاہئے۔ خدا پر ایمان، اصولِ اخلاق، اور عملی زندگی، یہ تین الگ الگ چیزیں تھیں جن کے درمیان کوئی منطقی ربط کوئی گہرا تعلق اور کوئی نتیجہ خیز رشتہ موجود نہ تھا۔ یہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ان تینوں کو ملا کر ایک نظام میں سمو دیا اور اُن کے امتزاج سے ایک مکمل تہذیب و تمدن کا نقشہ محض خیال کی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عمل کی دنیا میں بھی قائم کر کے دکھا دیا۔

انہوں نے بتایا کہ خدا پر ایمان محض ایک فلسفیانہ حقیقت کے مان لینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس ایمان کا مزاج اپنی عین فطرت کے لحاظ سے ایک خاص قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتا ہے اور اُس اخلاق کا ظہور انسان کی عملی زندگی کے پورے رویہ میں ہونا چاہئے۔ ایمان ایک تخم ہے جو نفسِ انسانی میں جڑ پکڑتے

ہی اپنی فطرت کے مطابق عملی زندگی کے ایک پورے درخت کی تخلیق شروع کر دیتا ہے اور اس درخت کے تنے سے لے کر اس کی شاخ شاخ اور پتی پتی تک میں اخلاق کا وہ حیوان رس جاری و ساری ہو جاتا ہے جس کی سوتیں تخم کے ریشوں سے اُبلتی ہیں جس طرح یہ ممکن نہیں ہے کہ زمین میں بوئی تو جائے آم کی گٹھلی اور اس سے نکل آئے لیموں کا درخت، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ دل میں بویا تو گیا ہو خدا پرستی کا بیج اور اس سے رونما ہو جائے ایک مادہ پرستانہ زندگی جس کی رگ رگ میں بداخلاقی کی روح سرایت کیے ہوئے ہو۔ خدا پرستی سے پیدا ہونے والے اخلاق اور شرک، دہریت، یا رہبانیت سے پیدا ہونے والے اخلاق یکساں نہیں ہو سکتے۔ زندگی کے یہ سب نظریے اپنے الگ الگ مزاج رکھتے ہیں اور ہر ایک کا مزاج دوسرے سے مختلف قسم کے اخلاقیات کا تقاضا کرتا ہے۔ پھر جو اخلاق خدا پرستی سے پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک خاص عابد و زاہد گروہ کے لیے مخصوص نہیں ہیں کہ صرف خانقاہ کی چار دیواری اور عزلت کے گوشے ہی میں اُن کا ظہور ہو سکے۔ ان کا اطلاق وسیع پیمانے پر پوری انسانی زندگی اور اس کے ہر ہر پہلو میں ہونا چاہیے۔ اگر ایک تاجر خدا پرست ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی تجارت میں اس کا خدا پرستانہ اخلاق ظاہر نہ ہو۔ اگر ایک جج خدا پرست ہے تو عدالت کی کرسی پر اور ایک پولیس مین خدا پرست ہے تو پولیس پوسٹ پر اس غیر خدا پرستانہ اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اگر کوئی قوم خدا پرست ہے تو اُسکی شہری زندگی میں اس کے انتظام ملکی میں، اس کی خارجی سیاست میں اور اُس کی صلح و جنگ میں خدا پرستانہ اخلاق کی نمود ہونی چاہیے۔ ورنہ اس کا ایمان باللہ محض ایک لفظ بے معنی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ خدا پرستی کس قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتی ہے اور اُن اخلاقیات کا ظہور کس طرح انسان کی عملی زندگی میں، انفرادی و اجتماعی رویہ میں ہونا چاہیے، تو یہ ایک وسیع مضمون ہے جسے ایک مختصر گفتگو میں سمیٹنا مشکل ہے۔ مگر میں نمونے کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات آپکو سناؤں گا جن سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ آنحضرت کے مرتب کئے ہوئے نظام زندگی میں ایمان، اخلاق اور عمل کا امتزاج کس نوعیت کا ہے۔ سنیئے، حضور فرماتے ہیں:-

الایمان[1] بضع وسبعون شعبة افضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى

[1] واضح رہے کہ یہ عربی عبارات نشر نہیں کی گئی تھیں بلکہ صرف ان کا ترجمہ نشر کیا گیا تھا۔

عن الطریق والحیاءُ شعبۃ من الایمان۔

"ایمان کے بہت سے شعبے ہیں۔ اُس کی جڑ یہ ہے کہ تم خدا کے سوا کسی کو معبود نہ مانو، اور اس کی آخری شاخ یہ ہے کہ راستے میں اگر تم کوئی ایسی چیز دیکھو جو بندگانِ خدا کو تکلیف دینے والی ہو تو اُسے ہٹا دو۔ اور حیا بھی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے"

الطھور شطر الایمان

"جسم و لباس کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے"

المؤمن مَن اٰمِنَہُ الناس علیٰ دمائہم واموالہم

"مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو"

لا ایمان لمن لا امانۃ لہٗ ولا دین لمن لا عھد لہٗ

"اس شخص میں ایمان نہیں ہے جس میں امانت داری نہیں۔ اور وہ شخص بے دین ہے جو عہد کا پابند نہیں"

اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَاتُکَ فانت مُؤمِنٌ

"جب نیکی کرکے تجھے خوشی ہو اور برائی کرکے تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے"

الایمان الصبر والسماحۃ

"ایمان تحمل اور فراخ دلی کا نام ہے"

افضل الایمان ان تُحِبَّ لِلّٰہ وتبغض لِلّٰہ وتُعمِلَ لسانک فی ذکر اللّٰہ وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک۔

"بہترین ایمانی حالت یہ ہے کہ تیری دوستی اور دشمنی خدا واسطے کی ہو، تیری زبان پر خدا کا نام جاری ہو، اور تو دوسروں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہی کچھ ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے"

اکمل المومنین ایمانًا احسنھم خُلقًا والطفھم باھلہٖ

"تم میں سب سے زیادہ کامل ایمان اُس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک میں سب سے بڑھا ہوا ہے"

مَنْ کان یُؤمن باللہِ والیومِ الآخرِ فلیُکرِم ضَیفَہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یُؤذِ جارَہ ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقُل خیرًا اَوْ لیَصْمُتْ۔

"جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے، اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دینی چاہیئے، اور اس کی زبان کھلے تو بھلائی پر کھلے ورنہ چپ رہے"

لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی

"مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگو اور زبان دراز نہیں ہوا کرتا"

یطبع المومن علی الخصال کلھا الا الخیانۃ والکذب

"مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا اور خائن نہیں ہو سکتا"

واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یومن الذی لا یامن جارہ بوائقہ

"مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی بدی سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو"

لیس المومن بالذی یشبع وجارہ جائع الیٰ جنبہ

"جو شخص خود پیٹ بھر کھالے اور اس کے پہلو میں اُس کا ہمسایہ بھوکا رہ جائے وہ ایمان نہیں رکھتا"

مَنْ کَظَمَ غیظًا وھو یقدر علی ان ینفذہ ملأ اللہُ قلبَہ امنًا وایمانًا۔

"جو شخص اپنا غصہ نکال لینے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر ضبط کر جائے اس کے دل کو خدا ایمان اور اطمینان سے لبریز کر دیتا ہے"

من مشیٰ مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام

"جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے وہ اسلام سے نکل گیا"

من صلّٰی یُرائی فقد اَشرَکَ ومن صام یُرائی فقد اشرك ومن تصدق یُرائی فقد اَشرَکَ

"جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیئے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا۔ جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ اور جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے خیرات کی اُس نے شرک کیا"

اَربعٌ مَن کُنّ فیہ کانَ مُنافقًا خالِصًا۔ اِذا اؤتُمِنَ خانَ وَاِذا حدّث کذبَ وَاِذا عاھدَ غدرَ وَاِذا خاصمَ فجرَ۔

"چار صفات ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔ امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ بولے تو جھوٹ بولے۔ عہد کرے تو اسے توڑ دے اور لڑے تو شرافت کی حد سے گزر جائے"

عُدلت الشھادۃ الزور بالاشراك باللّٰہِ۔

"جھوٹی گواہی اتنا بڑا گناہ ہے کہ شرک کے قریب جا پہنچا ہے"

اَلمجاھدُ من جاھد نفسَہ فی طاعۃِ اللّٰہ والمھاجِرُ من ھجر ما نھی اللّٰہ عنہ

"اصلی مجاہد وہ ہے جو خدا کی فرمانبرداری میں خود اپنے نفس سے لڑے اور اصلی مہاجر وہ ہے جو اُن کاموں کو چھوڑ دے جنہیں خدا نے منع فرمایا ہے"

اتدرون من السابقون الی ظل اللّٰہ عزّ وجلّ یوم القیٰمۃ قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم۔

"جانتے ہو کہ قیامت کے روز خدا کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والے لوگ کون ہونگے؟ وہ جن کا حال یہ رہا کہ جب بھی حق ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے مان لیا، اور جب بھی حق ان سے مانگا گیا تو انہوں نے کھلے دل سے دیا، اور دوسروں کے معاملہ میں انہوں نے وہی فیصلہ کیا جو وہ خود اپنے معاملے میں چاہتے تھے"

اضمنوا لی ستًا من انفسکم اَضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدّثتم واوفوا اذا وعدتم واَدّوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضّوا ابصارکم وکفّوا ایدیکم

"تم چھ باتوں کی مجھے ضمانت دو، میں جنت کی تمہیں ضمانت دیتا ہوں۔ بولو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو وفا کرو۔ امانت میں پورے اترو۔ بدکاری سے پرہیز کرو۔ بدنظری سے بچو۔ اور ظلم سے ہاتھ روکو۔"

لا یدخل الجنۃ خبٌّ ولا بخیل ولا منّان،

"دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہیں جا سکتا۔"

لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت فالنار اولیٰ بہ۔

"جنت میں وہ گوشت نہیں جا سکتا جو حرام کے لقموں سے بنا ہو۔ حرام خوری سے پلے ہوئے جسم کے لئے تو آگ ہی زیادہ موزوں ہے۔"

مَنْ بَاعَ عیبًا لم یبیّنہ لم یزل فی مقت اللہ ولم تزل الملٰئکۃ تلعنہٗ۔

"جس شخص نے عیب دار چیز بیچی اور خریدار کو عیب سے آگاہ نہ کیا اس پر خدا کا غصہ بھڑکتا رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔"

لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قُتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دَیْنٌ ما دخل الجنۃ حتّٰی یُقضٰی دَیْنُہٗ۔

"کوئی شخص خواہ کتنی ہی بار زندگی پائے اور خدا کی راہ میں جہاد کر کے جان دیتا رہے مگر وہ جنت میں نہیں جا سکتا اگر اس پر قرض ہو اور وہ ادا نہ کیا گیا ہو۔"

ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضارّان فی الوصیۃ فتجب لھما النار۔

"ایک شخص ۶۰ برس خدا کی عبادت کرتا ہے اور مرتے وقت ایک وصیت میں حق دار کی حق تلفی کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتا ہے۔"

لا یدخل الجنۃ سیّئُ الملکۃ

"وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جو اپنے ماتحتوں پر بری طرح افسری کرے۔" (مسلسل)

اَلَا اُخْبِرُکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوٰۃ؟ اصلاح ذات البین۔ وافساد ذات البین ھی الحالقۃ

"میں تمہیں بتاؤں کہ روزے اور خیرات اور نماز سے بھی افضل کیا چیز ہے؟ وہ ہے بگاڑ میں صلح کرانا۔ اور لوگوں کے باہمی تعلقات میں فساد ڈالنا وہ فعل ہے جو آدمی کی ساری نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔"

ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

"اصلی مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز خدا کے حضور اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ نماز، روزہ، زکوٰۃ سب ہی کچھ تھا، مگر اس کے ساتھ وہ کسی کو گالی دے کر آیا تھا، کسی پر بہتان لگا کر آیا تھا، کسی کا مال مار کھایا تھا، کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو پیٹ کر آیا تھا۔ پھر خدا نے اس کی ایک ایک نیکی ان مظلوموں پر بانٹ دی اور جب اس سے بھی حساب چکتا نہ ہوا تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے اور اسے دوزخ میں جھونک دیا۔"

لن یھلک الناس حتی یعذروا من انفسھم

"لوگ کبھی نجات سے محروم نہ ہوں اگر اپنی برائیوں کی تاویلیں کر کر کے اپنے نفس کو برائیوں پر مطمئن نہ کرتے رہیں۔"

المحتکر ملعون

"جو تاجر قیمتیں چڑھانے کے لئے مال روک رکھے وہ ملعون ہے۔"

من احتکر طعاماً اربعین یوماً یرید بہ الغلاء فقد بری من اللہ وبری اللہ منہ

"جس نے چالیس دن غلہ اس نیت سے روک رکھا کہ قیمتیں چڑھ جائیں تو خدا کا اس سے اور اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں۔"

من احتکر طعاماً اربعین یوماً ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ۔

"چالیس دن غلہ روکنے کے بعد اگر آدمی اس غلے کو خیرات بھی کر دے تو معاف نہ کیا جائے گا۔"

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اقوال میں سے چند ہیں جو میں نے محض نمونے کے طور پر آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ حضور نے ایمان اور اخلاق اور اخلاق سے زندگی کے تمام شعبوں کا تعلق کس طرح قائم کیا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے ان باتوں کو صرف باتوں کی حد تک ہی نہ رکھا بلکہ عمل کی دنیا میں ایک پورے ملک کے نظامِ تمدن و سیاست کو انہی بنیادوں پر قائم کر کے دکھا دیا۔ اور آپ کا یہی وہ کارنامہ ہے جس کی بنا پر آپ نوعِ انسانی کے سب سے بڑے محسن ہیں۔

۲۴ر جنوری ۴۸ء